مختصر سوانح حیات خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری حامدی رحمۃ اللہ علیہ

لوحِ دیباچہ حیاتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

1994ء

تحریر

عالمی ناشر رضویات، قائدِ قافلہ محققین رضویات، یادگارِ حضور مفتیٔ اعظم ہند، چشم و چراغ خاندان شیر بشیہ اہلسنت

حضرت علامہ سید وجاہت رسول تاباں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

پیشکش

خلیفہ بریلی شریف، بانیٔ دارالرضا انٹرنیشنل، حضرت علامہ مولانا حافظ قاری

ابو نعمان عرفان شریف مدنی صاحب

DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

مختصر سوانح حیات خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری حامدی رحمۃ اللہ علیہ

لوحِ دیباچۂ حیاتِ خوشتر

......1994ء......

تحریر

عالمی ناشر رضویات، قائد قافلہ محققین رضویات، یادگار حضور مفتیٔ اعظم ہند، چشم و چراغ خاندان شیر بشیہ اہلسنت

حضرت علامہ سید وجاہت رسول تاباں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

پیشکش

خلیفۂ بریلی شریف، بانئ دارالرضا انٹرنیشنل، حضرت علامہ مولانا حافظ قاری

ابو نعمان عرفان شریف مدنی صاحب

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”وہ سرِ محفل ھیں اپنی ذات میں اِک انجمن“

تاریخ عالم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں دو ہی قسم کے افراد کارنامے سرانجام دیتے ہیں ایک وہ جو اپنی زندگی کو علم وعمل کے حسن سے آراستہ و پیراستہ کر کے دوسروں کے لئے سبق آموز بناتے ہیں اور دوسرے وہ جو دوسروں کی حیات اور کارناموں سے سبق حاصل کرتے اور سیکھتے ہیں، اِس طرح زندگی نام ہے ایصالِ فیض اور اکتسابِ فیض کا۔

ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمارے اسلاف نے زندگی کے مختلف گوشوں کو علم و عرفان اور عقل و آگہی کے نور سے منور کیا اور ہمیں حیاتِ مستعار کے دن گزارنے اور بسر کرنے کا سلیقہ عطا فرمایا۔ کسی نے اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کی یاد میں منبر ومحراب کو سجانا سکھایا، کسی نے پاکیزہ زندگی کا آئینہ دکھا کر انسانی معاشرے میں زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ بتایا، کسی نے رزمِ حق و باطل میں اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے رسول ﷺ کی خاطر جینے اور مرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا، دیکھا جائے تو یہ سب ایک ہی نور کے مختلف تنوّرت (Reflection) ہیں جو ایک ہی منبع فیض وعرفان کے انوار کی عکاسی کر رہے ہیں۔ یعنی صاحبِ خلق عظیم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی شعاعوں کے یہ مختلف زاوئیے ہیں۔ ہمارے ایسے ہی بزرگوں کی یادگار، خوش نظر و خوشِ سیرَ، خوش وضع وخوش ادا، علامہ، قاری، حافظ محمد ابراہیم خوشتر قادری جماپوری

ہیں۔

ہوں آباؤ اجداد کے پیچھے خوشتر

زبان وعقیدہ ہیں مثل تمامی

علامہ خوشتر صاحب نے حضورِ اکرم ﷺ صفتِ مبلغ اور مزگی کو اپنا کر تبلیغ دین اور شریعت وطریقت کے پر چار کو اپنی زندگی کا مشن بنایا اور اِس میں ہمہ تن و مصروف رہ کر زندگی میں کار ہائے نمایاں سر انجام دیئے ہیں۔ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کا تعارف، آپ کے کام اور مشنِ ''عشقِ رسول ﷺ کی ہمہ گیر اشاعت اور فروغ ہی حضرت علامہ کی زندگی کا مقصد رہا۔

راقم سے علامہ موصوف کا تعارف پہلی بار ۱۹۷۲ء میں جب آپ ماریشس سے کراچی تشریف لائے۔ احقر کے والدِ ماجد مولانا وزارت رسول قادری حامدی علیہ الرحمہ سے ملاقات کے لئے علامہ خوشتر صاحب غریب خانہ پر تشریف لائے۔ والدِ ماجد نے تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

''یہ فاضل نوجوان مولانا خوشتر ہیں، اسم باسمّٰی ہیں اور

میرے پیر بھائی ہیں۔ ماریشس سے تشریف لائے ہیں۔

وہاں فروغِ دین ومسلک کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔''

وہ دن ہے اور آج کا دن کہ احقر خوشترِ خوش ادا کی خوش نگاہی کا سیر ہے۔

۱۹۷۳ء میں والدِ ماجد سفرِ سعادت، حج وزیارت پر تشریف لے گئے، حضرت علامہ بھی نہ صرف اِس سفرِ مبارک میں آپ کے ساتھ رہے بلکہ آپ کی خدمت گزاری اور

تیمارداری بھی انجام دی۔علامہ موصوف کی اِن محبتوں اورحسن اخلاق کا والدِ ماجد علیہ الرحمہ اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے اورآپ کو دعائیہ کلمات سے یاد کرتے تھے۔ ۴ فروری ۱۹۷۶ء/ ۵ صفرالمظفر ۱۳۹۶ھ کو والدِ ماجد نے اِس جہانِ فانی سے انتقال فرمایا، علامہ خوشتر صاحب نے مندرجہ ذیل قطعہ تاریخ سے سن رحلت نکالا۔

رخصت ہوا جہان سے یہ کون با کمال
بوجھل ہوئی زمین تو فلک غم سے ہے نڈھال
عقبیٰ کی فکر دین کا جس کو رہا خیال
اے عاقبت بخیر ہے اِس کا سن وصال
۱۳۹۶ھ

اُٹھ گیا دنیا سے وہ عالی نسب
اِس کی ہر منسل ہدایت کی لہ
جس کا شامِ غم ہے سالِ ارتحال
۱۳۹۶ھ
اور صفر کی چارتھی جمعہ کی شب

علامہ محترم سے احقر کے تعلقات یوں آپ کی شفقت ومحبت کے سبب روز بروز بڑھتے رہے، ۱۹۸۰ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا قیام عمل میں آیا، جس کا فقیر ادنیٰ خادم ہے اِس ادارے کی خدمت کے حوالے سے فقیر کے ساتھ علامہ گرامی کی نوازشات، شفقت ومحبت اور خصوصی توجہ میں مزید اضافہ ہوا۔

حضرت علامہ خوشتر صاحب نے (۱۹۹۴ء میں) مجھے حکم دیا کہ آپ کی زیر طبع تصنیف ''تذکرہ جمیل'' پر ایک تقریظ لکھوں۔لیکن راقم نے یہ کہہ کر معذرت کر لی کہ علم وفضل کے اعتبار سے مجھ سے کہیں بہتر وافضل صاحبانِ قلم کی تقاریظ کے بعد اب اِس کی ضرورت نہیں، اِس پر فرمایا کہ اچھا آپ ''کچھ مصنف کے بارے میں'' تحریر کردیں اور یہ کام آپ کے والدِ ماجد کی ''نسبتِ حامدی'' کے حوالہ سے آپ کو ہی کرنا ہے۔چنانچہ تعمیلِ حکم اور حصولِ برکت وسعادت کے لئے چند سطور سپردِ قلم کیں جو حضرت خوشتر علیہ الرحمہ کی دلی خواہش پر اب اِن کے مجموعہ کلام کے دوسرے حصہ ''زادِراہِ بخشش'' کے لوحِ دیباچہ کے طور پر شائع ہورہا ہے۔

لوحِ حیاتِ خوشتر

ولادت:

مبلغِ اسلام حضرت علامہ قاری حافظ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی علیہ الرحمہ کے والدِ ماجد کا نام محمد صدیق مرحوم مغفور ہے۔جو ایک دینی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔مغربی بنگال (ہندوستان) کے ضلع چوبیس پرگنہ کے ایک شہر (اہم ریلوے جنکشن) بنڈیل ہے۔یہیں آپ کے والدِ گرامی ریلوے میں ملازمت کے سلسلہ میں مصروف تھے۔علامہ خوشتر صاحب ۶ شوال المکرم ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء کو اسی شہر میں پیدا ہوئے۔علامہ خوشتر صاحب نے خود اپنی ولادت کی تاریخ درج ذیل اشعار میں یوں نکالی۔

مجھے بخش دے اے مرے ذوالجلال

بحق محمد ﷺ و اصحاب و آل

مرے نام میں ہے ولادت کا سال

محمد ابراہیم خوشتر جمال

۱۹۳۰ء

ابتدائی تعلیم

آپ کا موروثی شہر جمالپور ہے جو ضلع مونگیر صوبہ بہار میں واقع ہے۔ یہ شہر عظیم ریلوے ورکشاپ کی وجہ سے پورے ہندوستان میں مشہور ہے، اسی آبائی شہر کے ایک مکتب میں آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوا اسی مکتب میں آپ نے اردو، فارسی، حساب، حفظِ قرآن کی تکمیل استاذ الحفاظ، حافظ نصیر الدین صاحب سے کی اور الحمدللہ دس برس کی عمر شریف میں حفظِ قرآن کریم کی سعادت سے مالامال ہوئے۔

دینی تعلیم اوراسفار

علامہ خوشتر صدیقی کی زندگی کا اگر جائزہ لیا جائے تو آپ کی پوری زندگی تلاش وجستجوئے علم سے معنون ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم کی فضیلت پر ایک طویل حدیث مروی ہے جس کا ابتدائی حصہ یہ ہے کہ:

"علم حاصل کرو کیونکہ لوجہ اللہ علم کی تعلیم خشیت ہے، علم کی طلب عبادت ہے، علم کا مذاکرہ تسبیح، علم کی تلاش جہاد ہے"۔

(العلم والعلماء، ص ۵۳، مصنف علامہ ابن عبدالبر ازلسی، ادارۂ اسلامیات، لاہور)

علامہ خوشتر کے تعلیمی اسفار اسی حدیثِ مبارکہ کے مظہر ہیں۔

علامہ موصوف نے ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد محدثِ منظرِ اسلام (بریلی) حضرت علامہ مولانا محمد احسان علی صدیقی فیض پوری ثم مظفر پوری علیہ الرحمہ کے آگے زانوئے ادب تہہ کیا، پھر علمی تشنگی اور حضرت محدثِ منظرِ اسلام کا کرم بے پایاں، کشاں کشاں، منزل عشق ومحبت، آماجگاہ علم وحکمت، منبع دانش ومعرفت اور مرکزِ علمِ شریعت، دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی لے آیا۔ جہاں سیدنا حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان قادری برکاتی رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جمال صورت وسیرت اور کمال علم، اور سیدی ومولائی مرشدی علامہ محمد مصطفی رضا خاں مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالی عنہ کے زہد وتقوی اور فقاہت وتقامت کا شہرہ تھا۔ حضرت علامہ خوشتر نے ان دونوں بزرگوں سے علمی اور روحانی اکتساب فیض کیا۔ دارالعلوم منظر اسلام کے بعد آپ نے دارالعلوم منظرِ اسلام سے وابستگی اختیار کی۔ ان دونوں بزرگوں کی صحبت وتربیت نے علامہ کی شخصیت کی دوآتشہ بلکہ سہ آتشہ بنا دیا۔

بریلی شریف کے قیام کے دوران آپ نے حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، صرف ونحو تجوید وقرات وغیرہ علوم وفنون میں دسترس حاصل کی۔ تقسیم ہند کے بعد ۱۹۵۲ء میں آپ شرقی پاکستان تشریف لے گئے کچھ دن یہاں اقامت و سیاحت کے بعد حضرت علامہ مولانا سید غلام یزدانی رضوی اعظمی علیہ الرحمۃ کی ایما پر حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کی خدمت میں فیصل آباد پہنچے اور ان کے زیر سایہ کتب معقول ومنقول اور دورہ حدیث کی تکمیل

افاضل طلبہ کی معیت میں کی۔ سند فراغت کے فورا بعد ۱۹۵۶ء میں حضرت شیخ الحدیث، محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کے ہمراہ سفر حج وزیارت کی سعادت حاصل کی ۔ بریلی شریف کے زمانہ قیام میں خلیفۂ اعلی حضرت، حضرت مولانا حسنین رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بھی حاضری رہی اور اکتساب فیض کا موقع ملا۔ مدینہ منورہ میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ والرضوان کی خدمت گزاری کا شرف ملا۔ تقریبا ۵۴ دن حاضری رہی۔

اساتذہ کرام

علامہ خوشتر صاحب کی خوش بختی ہے کہ ان کو اپنے زمانہ کے ''خوش نگہ وخوش لقا'' اساتذہ کرام، وقت کے افاضل علماء وصلحاء، جو اپنے دور کے علوم وفنون اور رشدو طریقت کے آفتاب وماہتاب تھے، کے زیر سایہ عاطفت تعلیم وتربیت حاصل کرنے اور سلوک کے منازل طے کرنے کا موقع میسر ہوا۔ ان کی تربیت اور شخصیت سازی میں مندرجہ ذیل ذوات قدسیہ کی نگہِ کیمیا گر کا بڑا حصہ ہے:

۱۔ حجۃ الاسلام، علامہ مولانا مفتی محمد حامد رضا خاں قادری نوری خلف اکبر امام احمد رضا محدث بریلوی۔

۲۔ مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا محمد مصطفی رضا خاں نوری قادری خلف اصغر امام احمد رضا محدث بریلوی۔

۳۔ ادیب العصر مولانا ابرار حسن رضوی تلہری، مدیر ماہنامہ ''یادگار رضا'' بریلی۔

۴۔ بحر العلوم، حضرت مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری۔

۵۔ بدر الطریقہ، حضرت مولانا عبد العزیز خان محدث بجنوری۔

۶۔ محمدث منظر اسلام، علامہ مولانا ابو الفیضان محمد احسان علی رضوی مظفر پوری۔

۷۔ محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد رضوی، بانی جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد۔

۸۔ حضرت علامہ مولانا غلام یزدانی رضوی اعظمی، مدرس دار العلوم منظر اسلام، بریلی

۹۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند، مولانا محمد ابراھیم رضا، جیلانی میاں۔

۱۰۔ استاذ العلماء، مولانا مفتی تقدس علی خاں رضوی حامدی، شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ (سندھ)۔

۱۱۔ ادیب شہیر، حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی، کراچی۔

(رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

عصری علوم کا حصول

علامہ خوشتر صاحب نے جہاں درس نظامی اور دیگر دینی علوم کے حصول کیلئے برصغیر پاک و ہند کے مشہور مدارس دینیہ میں رہ کر اپنے دور کے افاضل اساتذہ وعلماء سے اکتساب فیض کیا، وہیں عصری علوم کے حصول کیلئے بھی انتھک محنت کی اور یہ بات قابل ذکر وستائش ہے کہ انھوں نے اپنی دینی تعلیم کے دوران نہایت خاموشی

اور بغیر کسی حرج اور نقصان کے یہ تمام مراحل سر کئے۔

چنانچہ علامہ صاحب نے منشی، منشی کامل اور ادیب کامل کا امتحان الٰہ آباد یونیورسٹی سے پاس کیا۔ A.E یوپی ایجوکیشن بورڈ (بریلی) سے اور B.A پنجاب یونیورسٹی (لاہور) سے کیا۔

فرائض تدریس

علامہ صاحب نہایت ہونہار اور ذہین طالب علم تھے اسی بناء پر اساتذہ کی گوہر شناس آنکھوں نے اس درمکنون کو بھانپ لیا چنانچہ آپ نے اپنے اساتذہ کرام کے اصرار پر درس تدریس کی مسند سنبھال لی، آپ نے تدریسی زندگی کا آغاز گوجرخان ضلع راولپنڈی سے کیا پھر ساہیوال میں ۱۹۲۲ء تک قیام کیا، ان شہروں میں آپ نے خطابت و امامت کے علاوہ دار العلوم رحمانیہ گوجرخان، اور جامعہ شرقیہ رضویہ ساہیوال کے اہتمام اور درس وتدریس کی خدمات انجام دی۔

بیعت وخلافت

علامہ محمد ابراہیم خوشتر صاحب راقم کے والد ماجد مولانا وزارت رسول قادری ابن سیف المسئول حضرت علامہ مولانا سید ہدایت رسول قادری لکھنوی علیہما الرحمۃ کے برادر طریقت ہیں۔ خوشتر صاحب جب طلب علم کے سفر کی پہلی منزل پر منظر اسلام بریلی شریف حاضر ہوئے تو وہاں نائب مجدو مأۃ حاضرہ (امام احمد رضا) حجت الاسلام علامہ مولانا حامد رضا خان کے حسن و جمال اور علمی کمال کا غلغلہ پایا ”شاہ حامد رضا پیشوا زمن“ کی گونج سنی، حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان کی نگاہ لطف نے خوشتر صاحب کے دل

کی دنیا بدل دی، چنانچہ آپ حجۃ الاسلام کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر حلقہ حامد میر قادری نوری رضویہ کے اس مبارک سلسلہ میں شامل ہو گئے جس کی کڑیاں "ید اللہ فوق ایدیھم" کی اس انتہا پر ملتی ہیں، جہاں مالک کونین ﷺ کا دست عطا ہے۔ وہ دست عطا جس کے زیر نگیں "آدم ومن سوا" ہے کہ جس سے تمام عالم سفلی وعلوی کو دو جہاں کی نعمتیں مل رہی ہیں۔

حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ والرضوان کے علاوہ جن بزرگوں سے علامہ خوشتر نے کسب فیض کیا اور سند خلافت واجازت حاصل کی ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱-----مفتی اعظم ہند، علامہ مصطفی رضا خاں قدس سرہ

۲-----قطب مدینہ، مولانا ضیاء الدین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ

۳-----محدث اعظم پاکستان، علامہ مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ

۴-----مفسر اعظم ہند، علامہ مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں علیہ الرحمہ

۵-----شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ، حضرت علامہ مولانا تقدس علی خان صاحب علیہ الرحمہ۔

علامہ خوشتر صاحب پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی خصوصی شفقت اور انتہا کرم کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے اپنی خلافت سراپا کرامت عطا کرتے وقت سند خلافت میں حضرت خوشتر کو "ولدی العزیز" سے خطاب فرما کر "نشان منزل" دیا اور ساتھ ہی اپنا نعتیہ دیوان مرحمت فرما کر "سامان بخشش" کا اہتمام بھی فرمایا۔ بزرگوں کی انہی کرم گستریوں، ذرہ نوازیوں اور بے

پایاں شفقت و محبت کا ذکر کرتے وقت علامہ خوشتر جمالپوری آبدیدہ ہو کر امام احمد رضا قدس اللہ سرہ العزیز کا یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا

بول بالے مری سرکاروں کے

امامت و خطابت

آپ فن خطابت کے شاہسوار تھے، مذہبی اور عصری علوم میں دسترس کی بدولت ہر موضوع کو بڑی خوبی سے نبھاتے تھے۔ روحانی محافل میں علم و حکمت کے موتی بکھیرنا اور عرفان و آگہی کے چراغ روشن کرنا آپ کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ کتاب وسنت اور فلسفہ و منطق کے معارف جب کھول کھول کر بیان کرتے تو سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ کی گوہر فشانی اور طرز خطابت کی بدولت برصغیر پاک و ہند اور یورپ و افریقہ میں احباب کا ایک کثیر حلقہ آپ کے فن گویائی سے متاثر ہے، مزاج میں بردباری اور علم کے ساتھ ساتھ ایک وقار تھا اور ایک شان استغنا تھی۔

حضور محدث اعظم ہند، علامہ ابو الحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان تلمیذ خاص و خلیفۂ اجل امام احمد رضا قدس سرہ نے علامہ خوشتر صاحب کی انہی خصوصیات کی بناء پر از راہ محبت و شفقت ایک قطعہ ارشاد فرمایا جو ۲۸ / رجب المرجب ۱۳۷۳ھ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں حضرت محدث اعظم پاکستان اور دیگر احباب کی موجودگی میں خوشتر صاحب کو مرحمت فرمایا گیا۔

گو یند کہ عارضے گل تر خوشتر

گیسوئے کے زمشک وعنبر خوشتر

گویم کہ خوشترے مرا دادہ اند

کوازہمہ خوشتران خوشتر، خوشتر

عالمی سیر وسیاحت وتبلیغ وارشاد

حضرت علامہ مخدوم ابراہیم خوشتر حامدی رضوی کی زندگی کا بڑا حصہ حصول علم کیلئے سیر وسیاحت تبلیغ وارشاد کے سلسلہ میں سفر میں گزرا ہے۔ آقا و مولیٰ سرکار دو عالم ﷺ کے ارشاد عالی

"اطلبوا العلم ولو کان بالصین"

عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے وطن مالوف جماپور (صوبہ بہار) سے بریلی شریف (یوپی ہندوستان) کی طرف طلب علم کی خاطر عازم سفر ہوئے۔ امام احمد رضا کے گلستان علم دار العلوم منظر اسلام اور مفتی اعظم ہند کے مسلک وتفقہ کے مظہر، مظہر اسلام سے خوشہ چینی کرتے ہو پہلے مشرقی پاکستان (حال بنگلہ دیش) اور پھر (مغربی پاکستان) فیصل آباد پہنچے جہاں دریا علم وحکمت علامہ مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ کے حضور زانوئے ادب تہہ کیا اور تشنگی علم کے بجھانے کا اہتمام کیا۔ اس کے بعد استاذ گرامی ہی کے حکم پر چراغ سے چراغ جلانے کیلئے گوجرخاں اور ساہیوال کا سفر کیا اور وہاں مسند درس وتدریس کی زینت بنے۔

استاذ گرامی حضرت شیخ الحدیث، محدث اعظم کے وصال (یکم شعبان

۱۳۸۲ھ/ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء) کے بعد ۱۹۲۳ء میں کولمبو (سری لنکا پہنچے۔ یہاں کی جامع مسجد میں بحیثیت خطیب، امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے۔ یہاں قیام کے دوران بھی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہالیکن یہاں کرم بالا کرم یہ ہوا کہ بقول علامہ خوشتر ''صرف چند مہینوں میں خانقاہی فتوحات کا دروازہ کھل گیا''۔ غرض حلقہ ذکر وفکر کا غلغلہ بلند ہوا مجالس ''ھا وھو'' منعقد ہوئیں ۔ نعت رسول کی محفلیں سجیں اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ حامدیہ میں کثرت سے لوگ داخل ہوئے۔

خوشا مسجد و منبر و خانقاہے
کہ دردے بود قیل وقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے گیت گائے جانے لگے۔ ۱۹۲۴ء میں بریلی شریف میں دوبارہ حاضری ہوئی بارگاہ رضوی سے نوازشات واکرام کی بارش ہوئی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے اجازۃ وخلافت سے سرفراز فرمایا، سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ اور مشن اعلیٰ حضرت کو عالمی سطح پر فروغ کا حکم ملا، اذن سفر کے ساتھ کولمبو سے ماریشس (پورٹ لوئیس) پہنچے۔ یہاں مرکزی سنی جامع مسجد میں امامت وخطابت کے ذریعہ رشد وہدایت اور تبلیغ و اشاعت کا شاندار آغاز کیا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی کے نام کے تعارف اور ان کے کارناموں کی ہمہ گیر اشاعت علامہ خوشتر کی زندگی کا مقصد زریں تھا، اس کے لئے کام کا آغاز کیا گیا۔ ماریشس میں سنی رضوی سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا۔ علامہ صاحب نے پہلا حج ۱۹۵۶ء میں محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ کی معیت میں کیا تھا۔

دوسرے حج کیلئے ماریشس سے ۱۹۶۹ء میں تشریف لے گئے اور مع اہل وعیال حج و زیارت کی سعادت حاصل کی، بعد میں مشرق وسطی کی سیاحت کرتے ہوئے ماریشس واپس ہو۔ ۱۹۷۲ء میں کراچی تشریف لائے، راقم کے غریب خانے پر والد ماجد مولانا وزارت رسول قادری علیہ الرحمۃ سے ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ ۱۹۷۳ء میں دونوں حضرات کا حج وزیارت کا پروگرام بنا۔ والد ماجد کراچی سے سفر حج کیلئے روانہ ہوئے علامہ خوشتر کراچی سے سیلون تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے مکۃ المکرمہ پہنچے اور دونوں نے ایک ساتھ فریضہ حج ادا کیا۔ والد صاحب کا پہلا اور علامہ خوشتر صاحب کا یہ تیسرا حج تھا۔ حج سے فراغت کے بعد خوشتر صاحب روضہ رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، پھر مدینہ منورہ سے شام وعراق روانہ ہوئے اور وہاں کے مزارات انبیاء واولیاء (رحمہم اللہ) کی زیارت کرتے ہو بغداد شریف میں شہنشاہ بغداد، سیدنا خوشنا، ماوانا ملجانا، سرکار غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے، بعدہٗ ماریشس واپس ہوئے۔

۱۹۷۵ء میں خوشتر صاحب پھر پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے اور یہیں سے پہلی بار برطانیہ تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے تبلیغ دین ومسلک کیلئے یہ سفر بہت مبارک ثابت ہوا۔ علامہ موصوف نے برطانیہ میں احباب کے اصرار پر مانچیسٹر کو مرکز بنایا اور وہاں سنی رضوی سوسائٹی کی شاخ کا افتتاح کیا۔ اس طرح سے مسلک امام احمد رضا کا فیضان اور پیغام اس مرکز سے یورپ کے دوسرے علاقوں تک پہنچا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس علاقہ میں عرسِ قادری رضوی، اور یوم امام احمد رضا کی دھوم مچ گئی۔

علامہ ابراھیم خوشتر نے جنوبی افریقہ کے بھی متعدد دورے کئے اور ڈربن اور دیگر شہروں میں سنی رضوی سوسائٹی کی شاخیں قائم کیں۔ مسجد و مدرسہ کی بنیادیں رکھیں، نعت کی محافل کو فروغ دیا اور سلسلہ قادریہ رضویہ کے فیضان کو عام کیا۔

مولانا خوشتر نے ۱۹۹۰ء میں پیرس کا تبلیغی سفر کیا، ارباب محبت کے مطالبہ پر سنی رضوی سوسائٹی کی شاخ قائم کی۔ الحمدللہ علامہ خوشتر مرحوم کے واسطے سے پیغام رضا کی گونج آج پیرس کی فضاؤں میں بھی سنی جارہی ہے۔

گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستان
کیوں نہ ہو؟ کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے!

وصال سے قبل تک علامہ خوشتر مانچسٹر میں مقیم رہے اور اس شہر کو انہوں نے یورپ وافریقہ میں اپنی تبلیغی اور اشاعتی سرگرمیوں کا مرکز بنایا ہوا تھا لیکن بائیں ہمہ مصروفیات آپ کا قیام مانچسٹر میں چند ماہ ہی رہ پاتا تھا آپ یورپ وافریقہ، آسٹریلیا اور مشرق بعید کے ممالک میں تبلیغی، اشاعتی مسلکی اور خانقاہی کاموں کے سلسلہ میں سال کے زیادہ تر حصوں میں مشغول سفر رہتے۔

فکر رضا پر اشاعتی کام

علامہ محمد ابراہیم خوشتر جماپوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رضا کے ملتی، دینی اور فکری کارناموں کی اشاعت کے حوالے سے عالمی سطح پر سنی رضوی سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے بہت اہم خدمات انجام دیں۔ امام احمد رضا کی سیرت و کردار اور کارناموں پر انہوں نے اردو، انگریزی زبانوں میں مانچسٹر (برطانیہ) پورٹ لوئس (ماریشس

)ڈربن (ساؤتھ افریقہ) سے کافی لٹریچر شائع کیا، یہ لٹریچر ہر سال امام احمد رضا کے یوم وصال پر شائع کیا جاتا تھا حال ہی میں وصال سے چند ماہ قبل ہی انہوں نے پیرس سے فرانسیسی زبان میں کچھ کتابچے شائع کرائے۔ فروغ خیر کی ان کاوشوں میں علامہ مرحوم کو محترم و مکرم مسعو و ملت پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ، ادیب شہیر علامہ شمس الحسن، شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، انٹرنیشنل، کراچی کا بھی ہے بھر پور تعاون حاصل رہا۔

سنی رضوی سوسائٹی کے حوالے سے علامہ محمد ابراہیم خوشتر قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کی تفصیل بیان کرنے کے لئے یہ صفحات متحمل نہیں ہو سکتے۔ البتہ ان کا ایک مختصر جائزہ قارئین کرام کے افادے کیلئے درج ذیل ہے۔ سنی رضوی سوسائٹی (انٹرنیشنل) پورٹ لوئیس کی شاخیں تقریباً ۱۸/ ممالک میں قائم ہیں

۱۔ سنی، رضوی سوسائٹی کا صدر دفتر ماریشس میں ہے۔

۲۔ یہاں ۲۷ سال سے تعلیمی تبلیغی، اشاعتی اور مسلکی کام زور شور سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ ہفتہ وار حلقہ ذکر، ماہانہ محفل گیارھویں شریف اور نعت کی مجالس منعقد ہوتی ہیں۔

۳۔ پورٹ لوئیس کے علاوہ ماریشس کے دوسرے علاقوں میں بھی یہ تمام معمولات اہتمام سے جاری ہیں۔

۴۔ پورٹ لوئیس میں ایک خانقاہ قادریہ رضویہ، ایک عظیم الشان قادری رضوی مسجد اور ایک وسیع و عریض سنی رضوی عیدگاہ قائم ہے۔

۵۔ ماریشس کے علاوہ جنوبی افریقہ کے شہروں ڈربن، پی ایم برگ، ٹونکاٹ، کیپ ٹاؤن، لوڈیم پر بیٹو دیا، لینز یا اور جوہانسبرگ میں بھی سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کی شاخیں قائم ہیں۔ جہاں مسلکی اور اشاعتی کام زور شور سے ہو رہا ہے۔

٦۔ خانقاہ قادریہ رضویہ ڈربن سے انگریزی میں اے کتابیں، رسائل وغیرہ شائع ہو چکے ہیں، یہ مبارک سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

۷۔ ڈربن چیٹورتھ کی پہاڑی پر سی رضوی سوسائٹی سینٹر گذشتہ ۱۳ سال سے قائم ہے جہاں ہر سال عرس قادری رضوی ہوتا ہے، گذشتہ ۲ سالوں سے وہاں عرس غوث اعظم اور عرس امام اعظم بھی باقاعدگی سے منایا جارہا ہے۔(رضوان اللہ علیہم)

۸۔ پیرس میں بھی سنی رضوی سوسائٹی قائم ہو چکی ہے۔ اور گذشتہ کئی برسوں سے محفل محرم، گیارھویں شریف اور عرس قادری رضوی باقاعدگی سے منعقد ہو رہا ہے یہیں سے گذشتہ سال فرانسیسی زبان میں پہلی بار کتابچوں کی اشاعت کا آغاز ہوا جو براعظم یورپ میں مسلکی لٹریچر کی اشاعت کے حوالہ سے ایک مبارک ابتداء ہے۔ پہلی اشاعت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا ایک اردو کتابچہ "عیدوں کی عید" کا فرانسیسی ترجمہ ہے جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر پورے فرانس و یورپ کے مسلم مراکز میں تقسیم ہوا۔

شعروسخن

علامہ خوشتر صاحب کو اوائل طالب علمی ہی سے شعروسخن سے شغف رہا ہے۔ کچھ تو طبیعت بچپن ہی سے موزوں تھی، کچھ مرکز علم وفن، دارالعلوم منظر اسلام بریلی

شریف کے ماحول، حجت الاسلام، مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے حسن و جمال اور نگیر کمال، حضور مفتی اعظم، مصطفےٰ رضا خان نور اللہ مرقدہ کی تربیت وشفقت، حضرت ابوالمعالی علامہ ابرار حسن صدیقی تلہری علیہ الرحمہ اور فاضل مشرقیات، ادیب شہیر، علامہ شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی استاذانہ نظر اور مشفقانہ اصلاح نے شعر وسخن کے ذوق کو اور جلا بخشی، پھر شہر بریلی، جو اُن دنوں اپنے نعتیہ مشاعروں کے اعتبار سے ایک ''مرکزِ شعری'' کی حیثیت حاصل کر چکا تھا، اس کے نعتیہ مشاعروں کی حاضری نے خوشتر صاحب کی شاعری کو پروان چڑھایا اور بھرپور توجہ سے شعر کہنے کی صلاحیت کو اجاگر کیا۔ لیکن بایں ہمہ وجوہ بقول حضرت خوشتر کہ ''خوشتر کو شاعر خوشتر بنانے میں حضور مفتی اعظم ہند کی حضوری وحاضری اور ان کی نگاہ خوشتر کو بڑا دخل ہے''۔

حضرت خوشتر جماپوری کی شاعری کا نقد ونظر اور اس کے حسن و جمال کا بیان، نہ راقم کا مطمع نظر ہے اور نہ منصب، اس موضوع کا علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب نے زیر نظر کتاب کے مقدمہ میں بھرپور جائزہ پیش فرمایا ہے اور یہ انہی کا حق ہے راقم کو جو کچھ بھی شعر وسخن کا ذوق ہے اس کے پیش نظر صرف اس قدر عرض کرنے کی جرات کرتا ہے کہ ان کے کلام کا رنگ استاذانہ ہے وہ بلا شبہ ایک قادر الکلام شاعر نظر آتے ہیں۔ ان کے کلام میں سلاست وروانی ہے، ندرت خیال ہے، طرز ادا کا بانکپن ہے، انداز بیاں کی طرفگی ہے، جودت طبع کی رنگینی ہے۔

خوشتر مرحوم نے تقریبا ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ تاریخ گوئی میں بھی کمال حاصل ہے۔ رباعیات بھی کہتے ہیں، جو برجستگی اور بے ساختگی کا نمونہ

ہیں۔ چھوٹی بحر میں مضمون آفرینی بڑا مشکل فن ہے، استاذانہ مہارت و کمال کے بغیر چھوٹی بحروں میں شاعرانہ حسن و خوبی کا اظہار ممکن ہی نہیں، جناب خوشتر جماپوری نے اس میدان میں بھی استاذانہ صلاحیتوں کے خوب جوہر دکھائے ہیں۔ لیکن ان تمام خوبیوں کے باوجود خوشتر صاحب کی بحیثیت نعتیہ شاعر، جو سب سے اہم خوبی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک پختہ شعور اور پاکیزہ فکر کے مالک ہیں، وہ دین کی سمجھ رکھتے ہیں۔ عالم باعمل ہیں، صوفی باصفا ہیں، عاشق مصطفی ﷺ ہیں۔ ان کا ذوق نعت اور وجدان شاعری ان ادب آموز فضاؤں میں پروان چڑھا جہاں رضا بریلوی قدس سرہ سامی کی نعت کا یہ شعر گونج رہا ہو۔

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے آداب شریعت ملحوظ

حضرت خوشتر جماپوری کے کلام کے چند نمونے ملاحظہ ہوں:

سنبھل باد طرب! وہ سرور دنیا و دیں آئے ﷺ
برس اے ابر رحمت، رحمۃ اللعلمیں آئے ﷺ

سرور کونین ﷺ کی ذات اقدس کی محبت میں وارفتگی، پھر حدود شریعت کا پاس اور نازک خیالی کا انداز سبحان اللہ!

طرفگی بیان و ادا اور ندرت خیال کی مثال دیکھیں:

قیامت عین رحمت، جان رحمت، حاصل رحمت
اب اس سے اور بڑھ کر کیا کہ ہے دیدار محشر میں

خدا معلوم کیا ہے نامہ اعمال خوشتر میں
کہ اس کو رحمتیں خود ڈھونڈھتی پھرتی ہیں محشر میں

وہ دن تو بس انہی کی جلوہ آرائی کا دن ہوگا
بڑی سنجیدگی سے غور کرتا ہوں قیامت پر

مقدر آج لے آیا ہے خوشتر کو مدینے میں
یہاں سے کون تیرے پاس فردوس بریں آئے

مرے دامن پہ نقشہ کھینچ گیا گلزار طیبہ کا
سرشک غم ڈھلک کر جب بوقت واپسیں آئے

نہ بدلی حال کی صورت، رہی ساعت وہی ساعت
شب اسریٰ سے پوچھو ہاتھ میں کس کے زمانہ ہے

وارفتگی شوق کی کیفیت میں شریعت کی پاسداری ملاحظہ ہو:

جبین شوق تیری بے خودی کا کچھ ٹھکانہ ہے
یہاں سے منزلوں آگے ابھی تو آستانہ ہے
یہ معراج محبت ہے کہ معراج عبادت ہے
یہ سر ہے اور شاہ مرسلیں ﷺ کا آستانہ ہے

طرز ادا کا حسن اور اچھوتا پن ملاحظہ ہو:

تصور میں سرشک آئے تری رنگین ادا بن کر
کہ گرتے ہی سر دامن مدینہ رہ گیا بن کر

یہ سارے انبیاء آئے جو خوشتر مقتدا بن کر

خبر لے کر انہیں آنا تھا آئے مبتدا بن کر

ملائک سر پہ رکھ کر لائے ہیں اعمال نامہ کو

یہ ہوگا پیش داور اب قصیدہ نعت کا بن کر

ایک تازہ پر کیف اور مترنم نعت کے چند اشعار:

پیارے محمد ﷺ ترا نام نامی

لکھنا عرش پر ہے بخطِّ گرامی

تو پیغام میرا، میں تیرا پیامی

ہو تجھ پہ صلوۃ وسلام دوامی

مع اللہ لی میں تو آرام فرما

ہے تیرا خدا سے یہ قرب دوامی

ہے تیرے لئے صرف صلوا علیہ

تجھی کو ہے زیبا یہ وصف دوامی

حرم تیرا، حل تیرا، تیرا زمانہ

تری شان والعصر، رحمت تمامی

ہیں وضاف محبوب رب العلی سب

یہ حسان وکافی، رضا اور جامی

ہوں آباؤ اجداد کے پیچھے خوشتر

زبان وعقیدہ ہیں مثل تمامی

جناب خوشتر صاحب کے نعتیہ کلام کا پہلا مجموعہ "قسیم بخشش" کے نام سے ۱۹۹۴ء میں شائع ہو چکا ہے اب کلام خوشتر کا دوسرا حصہ "زادِراہ بخشش" کے نام سے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام، زیور طبع سے آراستہ ہو کر اہل ذوق وسخن کی تشنگی بجھانے کا سامان بن رہا ہے۔ حضرت خوشتر مناقب نگاری میں بھی کمال رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے اسلاف کرام، اساتذہ کرام اور پیر و مرشد کی شان میں خوبصورت منقبتیں کہی ہیں۔ اپنے پیر و مرشد حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں کی شان میں یوں رطب انسان ہیں۔

شاہ حامد رضا پیشوائے زمن
ذکر اس کا ہے اب بھی چمن در چمن

نام تھا اس کا حامد وہ محمود تھا
ذات تھی اس کی تنہا مگر انجمن

اپنے مشن اور کام کا تعارف بڑے خوبصورت الفاظ واستعارات میں کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

میں رضا کا رِ رضا ہوں شاد کام
سنی رضوی ہے مرا خوشتر پیام
میرا خطہ خط "لا یحزنون"
میری منزل "لاتخف" بطحا مقام

سبحان اللہ ''رضا کا رضا'' ہونا خوشتر کی پہچان ٹھہرے!

مسلک رضا سے والہانہ لگاؤ کا اظہار ہے اور فکر رضا کی نشر و اشاعت میں شاد کام رہنا مشن کی سچائی اور خوشتر کے ''قلب مطمئنہ'' کی طرف لطیف اشارہ ہے۔

حضرت علامہ خوشتر جماپوری کو شعر و ادب اور کتب بینی سے بڑا شغف ہے۔ وہ ایک بلند پایہ خطیب اور مقرر بھی ہیں۔ لیکن تبلیغ و ارشاد کے سلسلہ میں اکناف عالم کی سیاحی کی وجہ سے آپ کو تصنیف و تالیف کیلئے زیادہ وقت نہ مل سکا۔ لیکن آخر کار حضرت قبلہ مسعود ملت، علامہ، پروفیسر، ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت فیوضہم العالیہ کے متوجہ کرانے سے اس طرف بھی راغب ہوئے۔

خوشتر صاحب نے ''تذکرہ جمیل'' کے علاوہ انگریزی زبان میں حج و زیارت پر ایک کتابچہ بھی تحریر فرمایا ہے جس کا عنوان ہے:

On the Holiest Earth of Islam

اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں بھی ہو چکا ہے اس کے علاوہ مختلف دینی موضوعات پر کتابچے (اردو اور انگریزی زبان میں شائع ہوئے ہیں نیز عید کے موقع پر آپ کے خطبات بھی شائع ہوئے ہیں۔ آخر میں ''تذکرہ جمیل'' کیلئے صرف اتنا عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ خوشتر صاحب نے حجۃ الاسلام علامہ مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ کی حیات و کارناموں کو قلمبند کر کے اہلسنت کے اہل قلم، خصوصاً وابستگان خانقاہ قادریہ رضویہ، بریلی شریف کی طرف سے ایک فرض کفایہ ادا کیا ہے اور حجۃ الاسلام

جیسی عظیم علمی اور روحانی شخصیت پر تحقیقی کام کرنے والوں کیلئے مواد و آخذ کی نشاندہی کر کے دعوت فکر و عمل دی ہے۔ **فجزاہ اللہ احسن الجزاء** ۔ یہ چند سطور احقر نے علامہ خوشتر صاحب جیسی ہمہ صفت شخصیت کی زندگی اور کارناموں کے سلسلہ میں انہی کے حکم پر تعمیل حکم کے طور پر تحریر کی تھیں۔ اس میں جو بھی حسن ہے وہ خوشتر صاحب کا اپنا حسن ہے اور اس میں جو کوتاہیاں اور خامیاں رہ گئی ہیں وہ احقر کی کوتاہ نظری اور علمی کم مائیگی کی بناء پر ہیں، جس کیلئے وہ درگزر اور عفو اور اصلاح کا طلبگار رہے

۔

وصال پر ملال

کیا خبر تھی کہ جب یہ تحریر شائع ہو کر سامنے آئے گی خوشتر خوش خرام ہمیں داغ مفارقت دیگر عالم بالا کو کوچ کر جائیں گے۔ جمعرات ۱۵ جمادی الآخر ۱۴۲۳ھ ۱۵/ اگست ۲۰۰۲ء کو آپ دنیائے فانی کو خیر باد کہہ کر اپنے رب اعلی کے جوار رحمت میں پہنچ گئے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ انہیں ان کے مذکورہ نیک کاموں کی جزائے جزیل عطا فرمائے اور فردوس بالا میں خوشتر بندہ خیر الانام ﷺ کو تا ابد الآباد خوش خرام، شادکام اور مصروف صلوۃ وسلام رکھے، امین بجاہ سید المرسلین ﷺ

میری منزل قادری منزل نہ پوچھ　　زندگی کا میری حاصل نہ پوچھ
مجھ کو پہنچایا یہاں تک غوث نے　　اب میں خوشتر ہوں بہر منزل نہ پوچھ

کلامِ خوشتر سے مختصر انتخاب!

میں رضا کارِ رضا ہوں شاد کام
سنی رضوی ہے مرا خوشتر پیام
میرا خطہ خطۂ "لا یحزنون"
میری منزل "لا تخف" بطحا مقام

میری منزل قادری منزل نہ پوچھ
زندگی کا میری یہ حاصل نہ پوچھ
مجھ کو پہنچایا یہاں تک غوث نے
اب میں خوشتر ہوں بہرِ منزل نہ پوچھ

DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com